Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴ ۱۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:- الفضل لاہور

روزنامہ

الفضل

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱/۔

۲۲ شعبان ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ | ۱۷ ہجرت ۱۳۳۱ ہش ـ ۱۷ مئی ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۱۸

پنجاب بھر میں اول رہنے والا منور احمد

منور احمدؐ جو اس سال میٹرک کے امتحان میں پنجاب بھر میں اول رہے ہیں۔ مکرم رشید احمدؐ صاحب ماہل پوری ٹیچر ڈی۔ بی ہائی سکول چونڈہ ضلع سیالکوٹ کے تیسرے صاحبزادے ہیں۔ وہ پانچویں جماعت سے نمایاں کامیابی حاصل کرکے سکالرشپ حاصل کرتے رہے ہیں۔ ۱۹۵۰ء میں وہ مڈل کے امتحان میں ۷۰۰ میں سے ۶۲۹ نمبر لیکر پنجاب بھر میں اول رہے۔ ان کے دو بڑے بھائی حمید احمدؐ اور لطیف احمدؐ نے ۱۹۵۰ء میں میٹرک کے امتحان میں دوم اور چہارم پوزیشن حاصل کی تھی۔ انہوں نے ۸۵۰ میں سے علی الترتیب ۶۹۹ اور ۶۸۸ نمبر حاصل کئے تھے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ مئی۔ (بذریعہ تار) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز معہ اہلبیت و خدام بخیریت لاہور سے ربوہ واپس پہنچ گئے۔

لاہور ۱۶ مئی۔ مکرم نواب محمدؐ عبد اللہ خاں صاحب بفضلہ تعالےٰ رو بصحت ہیں۔ دل میں ابھی قدرے کمزوری باقی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

کبڈی کا میچ

لاہور۔ آج مورخہ ۱۷ مئی کو چار بجے شام یونیورسٹی گراؤنڈ میں تعلیم الاسلام کالج اور اسلامیہ کالج لاہور کے درمیان کبڈی کا فائنل ...

میٹرک کے امتحان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے طالب علم منور احمد پنجاب بھر میں اول رہے

اسی سکول کے ایک اور طالب علم سعید احمد خان رحمانی نے یونیورسٹی میں تیسری پوزیشن حاصل کی

— سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے دس طلباء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے چار طالب علم شامل ہیں —

(اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۱۶ مئی۔ آج رات کے بارہ بجے کے بعد پنجاب یونیورسٹی کے میٹرک کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا۔ امسال سب سے زیادہ نمبر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ (سابق چنیوٹ) کے طالب علم منور احمدؐ اور اسلامیہ ہائی سکول عام خاص باغ ملتان کے طالب علم محمد احسن مبارک نے حاصل کئے۔ یہ دونوں ہونہار طالب علم ۸۵۰ میں سے ۷۴۶ نمبر حاصل کرکے پنجاب بھر میں اول رہے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ایک اور طالب علم سعید احمدؐ خاں نے ۷۳۲ نمبر حاصل کرکے یونیورسٹی میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پھر تعلیم الاسلام ہائی سکول کو یہ امتیاز بھی حاصل ہوا۔ کہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے پہلے دس طلباء میں اس کے چار طالب علم شامل ہیں۔ یہ سکول اس لحاظ سے بھی باقی تمام سکولوں پر سبقت لے گیا۔ کہ اس کے نیاز طالب علموں نے سات سو سے زیادہ نمبر حاصل کئے۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ پنجاب بھر کے سینکڑوں سکولوں کے ۳۱ ہزار طالب علموں میں سے صرف ۲۲ طلباء ایسے ہیں۔ جنہوں نے ۷۰۰ سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہیں۔ ان بائیس ممتاز طلباء میں سے چار طالب علم تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیں۔ کسی اور سکول کے سات سو سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد اتنی نہیں ہے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے چودہ طلباء فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوئے۔ سکول کے نتیجے کی مجموعی شرح ۷۵.۶ فی صدی رہی۔ جبکہ یونیورسٹی کی شرح صرف ۵۲.۵۷ فی صدی ہے۔

اسی طرح نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا نتیجہ بھی بہت شاندار رہا۔ سکول کی بارہ طالبات میں سے نو لڑکیاں نہایت اعلیٰ نمبر لے کر کامیاب ہوئیں۔ کامیاب ہونے والی ۹ طالبات میں سے چار طالبات نے فسٹ ڈویژن اور باقی پانچ نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کیا۔ نتیجہ کی شرح یونیورسٹی شرح (۵۲.۵۷) کے بالمقابل ۷۵ فی صدی رہی۔

امسال میٹرک کے امتحان میں کل ۳۱۵۸۵ طلباء نے شرکت کی۔ جن میں سے ۱۶۶۰۷ کامیاب ہوئے۔ گذشتہ سال ۲۸۰۴۲ طلباء شریک ہوئے تھے۔ جن میں سے کامیاب طلباء کی تعداد ۱۵۸۷۵ تھی۔ اس سال سکولوں کے ۱۹۹۷۰ طلباء میں سے ۱۲۴۴۲ طلباء اور ۱۱۶۱۵ پرائیویٹ طلباء میں سے ۴۱۶۵ طلباء پاس ہوئے۔ اس طرح پاس ہونے والے سکولوں کے طلباء کی شرح ۶۲.۳ اور پرائیویٹ طلباء کی شرح ۳۵.۸ فیصدی رہی۔ گذشتہ سال یہ تناسب علی الترتیب ۶۴ فی صدی اور ۴۲.۰۴ فی صدی تھا۔ واضح رہے۔ فرسٹ ڈویژن ۵۱۰ یا اس سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء کو دی جاتی ہے۔ اسی طرح سیکنڈ ڈویژن میں آنے کے لئے ۳۸۲ یا اس سے زائد نمبر حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور ۳۸۲ سے کم نمبر حاصل کرنے والے طلباء تھرڈ ڈویژن میں شمار ہوتے ہیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ اور جھنگ کے پرائیویٹ طلباء کے نتائج صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

پنجاب کے طول و عرض میں یوم تونس منایا گیا

عرب ایشیائی بلاک کی پرزور حمایت۔ فرانس اور اقوام متحدہ کے رویے کی مذمت

لاہور ۱۵ مئی۔ آج پنجاب کے طول و عرض میں یوم تونس منایا گیا۔ جس میں پنجاب بھر کے لوگوں نے تونس کے ۲۵ لاکھ مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کو سراہا اور فرانس کی غیر منصفانہ پالیسی کی شدید مذمت کی۔ ہر جگہ جلسے منعقد کئے گئے جن میں مقتدر اصحاب نے تقاریر کے ذریعے مسئلہ تونس کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے پاکستان اور دوسرے عرب ایشیائی ممالک کے طرز عمل کی پرزور حمایت کی۔ اور اقوام متحدہ کے موجودہ غیر منصفانہ رویے کی زبردست مذمت کرتے ہوئے امریکہ۔ برطانیہ اور دوسرے بڑے بڑے ممالک سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ مسئلہ تونس کو جنرل اسمبلی میں لانے کے لئے مناسب امداد کریں۔ آج شام کو باغ بیرون موچی دروازہ میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں دوسرے معزز مقررین کے علاوہ وزیر تعلیم پنجاب سردار عبد الحمید دستی بھی مسئلہ تونس پر تقریر فرمائیں گے۔ کراچی میں موتمر عالم اسلامی کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے دنیا کے تمام انصاف پسند ممالک سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ مراکش اور تونس کی جدوجہد آزادی میں ان کی حمایت کریں نیز اعلان کیا گیا۔ کہ اقوام متحدہ کا موجودہ رویہ اس کے اصولوں کے صریحاً منافی ہے۔ اور وہ چھوٹی قوموں کے حقوق کو دیدہ و دانستہ دبا رہی ہے۔

مسعود احمدؐ پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔
ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

تحریک جدید میں امریکن جماعتوں کے وعدے

بیرونی جماعتیں اپنے وعدے جلد سے جلد ادا کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"ہندوستان کے وعدوں کے لحاظ سے ہمارے چندوں میں جو کمی ہوئی ہے اس کو بھی پورا کریں اور افراد کی سستی اور غفلت نے جو کمی پیدا کی ہے اس کو بھی دور کریں اور پھر پاکستان اور بیرونی جماعتوں کے وعدوں کو زیادہ سے زیادہ بلند کریں یہاں تک کہ یہ وعدے اس حد تک پہنچ جائیں جس حد تک چودھویں سال میں تھے۔ بلکہ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئیے کہ چودھویں سال میں اگر دو لاکھ تراسی ہزار کے وعدے آئے تھے تو اب ہمارے وعدے تین لاکھ سے اوپر نکل جائیں۔"

جس طرح پاکستان کے احباب نے اپنے وعدوں میں اضافہ کر کے اپنے امام کے حضور وعدے پیش کئے ہیں اور جس طرح ہنڈوبیشمار کی جماعتیں اب ایک لاکھ کے وعدے کو کے جلد ادا کرنے کا اہتمام کر رہی ہیں اسی طرح بیرونی ممالک کی دوسری جماعتوں کو شاندار وعدے حضور کے پیش کر کے تحریک جدید کے سال ۱۸ کے وعدوں کو تین لاکھ سے اوپر لے جانے کا دفتر اول کے مجاہدین کا فرض ہے۔

اس کے ساتھ امریکن جماعتوں کے وعدوں کی پہلی فہرست جو ابھی موصول ہوئی ہے ذیل میں دی جا رہی ہے۔ یعنی ۱۰۵ مجاہدین کا وعدہ ۶۸/۲۴۱۰ ڈالر کا ہے۔

تعداد کس		سینٹ	ڈالر	تعداد کس		سینٹ	ڈالر
۲۵	ڈیٹن	۵۰	۵۳۶	۹	انڈین پولیس	۵۰	۱۵۴
۱۲	نیویارک	۰۰	۴۳۰	۲	کنسس سٹی	۰۰	۱۱۱
۱۳	پٹس برگ	۵۰	۳۲۱	۹	سینٹ لوئیس	۳۸	۱۰۷
۹	براہ راست مجاہدین	۰۰	۲۸۸	۸	واشنگٹن	۰۰	۸۰
۱۰	کلیولینڈ	۰۰	۱۵۶	۵	سنسناٹی	۰۰	۲۱۰
	شکاگو	۳۰	۱۹۱	۳	مل واکی	۰۰	۱۵
					میزان کل	۶۸	۲۴۱۰

بیرونی ممالک کی جن جماعتوں کے وعدے نہیں پہنچے یا بعض کی دوسری مکمل فہرست آنے والی ہے وہ فوری توجہ فرما کر اپنی فہرست مکمل کریں اور اس کے ساتھ ہی حضور کا یہ ارشاد بیرونی ممالک کے مجاہد یاد رکھیں اور اس پر عملی قدم اٹھائیں اور وہ یہ کہ:-

"قربانی کا بہترین وقت جنوری سے لے کر جون جولائی تک ہوتا ہے۔ خرچ کم ہوتا ہے اور زمینداروں کی دونوں فصلوں کی آمد بھی اس عرصہ میں آ جاتی ہے اور پھر تازہ وعدوں کی وجہ سے دلوں میں جوش ہوتا ہے جو اس وقت کو گذار دیتا ہے وہ اپنے آپ کو وعدہ خلافی کے خطرہ میں ڈال لیتا ہے۔"

پس نہ صرف امریکن جماعتیں بلکہ بیرونی ممالک کی تمام جماعتیں پوری کوشش کریں کہ ان کے وعدے اسر جولائی تک ان کی مقامی جماعت میں ادا ہو جائیں اور اگست تک وہ اپنا روپیہ بنک وغیرہ میں داخل کر کے اس کی بنک رسید اور چندہ تحریک جدید کی اسم وار تفصیل "وکیل المال تحریک جدید" کے پتہ سے ارسال فرمائیں۔ وکیل المال بنک رسید اور تفصیل ملنے پر باقاعدہ رسید ارسال کرے گا۔ مرکزی حصہ کا روپیہ بھی اسی طرح بنک میں داخل ہو کر رسید وکیل المال تحریک جدید ربوہ کو روانہ ہونی چاہیے۔ تا حساب صاف رہے۔

تمام بیرونی ممالک کی جماعتوں اور ان کے افراد کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جن مجاہدین کے وعدے سو فیصدی ادا ہو کر بنک میں داخلہ کی باقاعدہ رسید مرکز ربوہ میں آ جائے گی یا جن احباب کا وعدہ ۶۰ یا ۷۰ فی صدی تک مقامی جماعت میں داخل ہو جائیگا ان سب کے نام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ میں پیش کر کے دعا کی درخواست کی جائے گی اور دفتر کوشش کرے گا کہ ویسی فہرست اخبار میں بھی شائع ہو جائے۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ

رسالہ "الفرقان" کا "خلافت نمبر"

خریدار اور ایجنٹ صاحبان کو "الفرقان" کا خلافت نمبر (اپریل مئی) بھجوا دیا گیا ہے۔ اگر بفرض محال کسی خریدار صاحب کو رسالہ نہ پہنچے تو اس اعلان کے ایک ہفتہ بعد دوہ اطلاع بھیج کر دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں۔ اس نمبر میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ایک اصولی مضمون "خلافت راشدہ کے امتیازات" کے علاوہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے دو مضمون حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا ایک اہم مضمون، ایڈیٹر رسالہ کے شیعوں سنیوں اور فریق لاہور کے بارے میں تین مقالے جناب مولٰنا عبید اللہ صاحب بسمل۔ جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل۔ جناب مولٰنا عبد الغفور صاحب فاضل۔ جناب شیخ عبد القادر صاحب لائلپوری۔ اور دوسرے فضلاء کے قیمتی مقالے شائع ہوئے ہیں۔ رسالہ کا حجم سو صفحہ ہے ٹائیٹل آرٹ پیپر ہے۔ دو صفحہ کا ایک عربی مضمون "الخلافۃ فی الاسلام" بھی درج رسالہ ہے رسالہ کا سالانہ چندہ پانچ روپے ہے اور خلافت نمبر کی قیمت ایک روپیہ ہے۔ صرف ماہ مئی میں طلب فرمانے والے یا خریدار بننے والے حاصل کر سکیں گے آپ کو اپنی معلومات کے لئے بھی یہ رسالہ ضروری ہے دوسروں کو تبلیغ کے لئے بھی مفید ہے۔

مینجر رسالہ الفرقان احمد نگر ضلع جھنگ

جامعہ احمدیہ میں ایک الوداعی دعوت

جامعہ احمدیہ کے ۲۳ طلبہ کے اعزاز میں جو اس سال مولوی فاضل کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں ۵۲-۵-۱۱ کو جامعہ کے باقی طلبہ کی طرف سے الوداعی پارٹی دی گئی۔ اکل و شرب کے بعد سید کمال یوسف صاحب نے مولوی فاضل کے طلبہ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا اور ان کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ سید عبد الحی صاحب آف کشمیر نے مولوی فاضل طلبہ کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کیا اور اساتذہ کرام کی محنت اور محبت سے تربیت کرنے کا ذکر کرتے ہوئے طلبہ و اساتذہ سے درخواست دعا کی۔ آخر میں پرنسپل صاحب نے جانے والے طلباء کو نصائح کیں اور انہیں خدمت اسلام کے ذریعہ احمدیت کے درخشندہ ستارے بننے کی تلقین کی۔ دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔ (نامہ نگار)

نقشہ حفاظ جماعت احمدیہ برائے تراویح

	اسماء گرامی حافظ صاحبان	نام جماعت احمدیہ جن میں مقرر کئے گئے
۱	حافظ محمد رمضان صاحب	ربوہ۔ ضلع جھنگ
۲	حافظ محمد شفیق صاحب	لائلپور شہر۔
۳	ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب	سرگودھا شہر۔
۴	حافظ قاری فتح محمد صاحب	جہلم شہر
۵	حافظ ملک محمد صاحب	لاہور شہر۔ بیرون دہلی دروازہ۔
۶	حافظ بدر الدین صاحب	منٹگمری شہر۔
۷	حافظ عبد الرشید صاحب	بہاول نگر ریاست بہاولپور۔
۸	حافظ عبد السلام صاحب	گوجرانوالہ شہر۔
۹	حافظ محمد اعظم صاحب	اوکاڑہ۔ ضلع منٹگمری۔
۱۰	حافظ عزیز احمد صاحب چنیوٹی۔	کوئٹہ بلوچستان۔
۱۱	حافظ محمد سلیمان صاحب۔	کوٹلی۔ آزاد کشمیر۔
۱۲	حافظ محمد عظیم صاحب ڈسکی۔	راولپنڈی شہر۔
۱۳	حافظ عبد المالک صاحب۔	ملتان شہر۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ ضلع جھنگ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے بیٹے داؤد احمد سیفی نے اپنے ایک مقدمہ کے سلسلے میں ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی ہے احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (۲) پیر مبارک احمد صاحب ابن پیر مظہر الحق صاحب اور عبد الکریم صاحب ابن غلام رسول صاحب افغان امسال مولوی فاضل کا امتحان دے رہے ہیں احباب کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ (۳) میرے لڑکے کی ٹانگ کل ۵۲-۵-۱۲ کو ایک ... کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ تکلیف بعید ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ عبد الاحد ۱۴ فروٹ مارکیٹ کوئٹہ

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
مورخہ ۱۷ رمئی ۱۹۵۲ء

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز

صوبہ سرحد میں "پٹھانستان" کا ڈھونگ سب سے پہلے خان عبدالغفار خان اور اس کی فوج خدائی خدمتگاروں نے کانگرس کے ایما پر مسلم لیگ کو مطالبہ پاکستان میں ناکام بنانے کے لئے رچایا تھا۔ مسلم لیگ کے برخلاف شرمناک سازش میں احراری لیڈر سر سے پاؤں تک شامل تھے۔ صوبہ سرحد میں جو کچھ خدائی خدمتگار کر رہے تھے۔ وہی کچھ احراری پنجاب میں کر رہے تھے۔ دونوں گروہ کانگرس کی بندوق اپنے کندھوں پر رکھ کر اسلام اور مسلمانوں کو زخمی کر رہے تھے۔ اور دونوں مسلم لیگ کو ناکام بنانے کے لئے اپنے گلوں کا پورا پورا استعمال کر رہے تھے۔ نادان بھولے بھالے مسلمانوں کو اپنے مفاد سے محروم رکھنے کے لئے دونوں کانگرس کے ہاتھ میں کھلونا بنے ہوئے تھے۔

خدا کا فضل جو شامل حال تھا رائے شماری میں خان عبدالغفار خان اور احراریوں کو شکست فاش ہوئی۔ اور مسلم اکثریت کا یہ صوبہ پاکستان میں شامل ہو گیا۔ ورنہ خدائی خدمتگاروں اور احراریوں نے مسلم مفاد کو ناقابل تلافی ضرر پہنچانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا

تقسیم ہوئی اور مسلم لیگ اپنے مطالبہ پاکستان میں کامیاب ہوئی۔ تو اگرچہ خدائی خدمتگاروں اور احراریوں کی بیّن غداریوں کی وجہ سے مسلمانوں کو تقسیم میں سخت بے انصافیاں برداشت کرنی پڑیں مگر انہوں نے ایک بہادر قوم کی طرح اور اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر عمل کر کے خدائی خدمتگاروں اور احراریوں جیسے منافق اور غدار گروہوں کو بھی بجائے باڑ مار دینے کے جس کے وہ سو فیصدی مستحق تھے معاف کر دیا۔

کچھ دن تو یہ دونوں دشمن گروہ دبکے رہے کہ شائد ان کے ساتھ بھی سلوک کیا جائے گا۔ مگر جب دیکھا کہ مسلم لیگی زعما نے واقعی ان کو بخش دیا ہے۔ تو انہوں نے پھر پر پرزے نکالنے شروع کر دیئے۔ صوبہ سرحد کی وزارت اعلےٰ پر چونکہ ایک فولادی انسان خان عبدالقیوم خان کی صورت میں موجود تھا۔ اس نے تو "بخشش عام" کے اصول کو قائم رکھتے ہوئے بھی صوبہ سرحد میں پورا نظم و نسق قائم کیا۔ اور غداری کے زہریلے پنجوں کو کند کرنے کے لئے سرخیلان بغی و غدر کو مجبوراً نظربند کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پاکستان کا یہ صوبہ جو کبھی سرزمین بے آئین کہلاتا تھا۔ اور جہاں آئے دن قتل و غارت کا بازار گرم رہتا تھا۔ پاکستان کے تمام صوبوں کے مقابلہ میں نہایت پُرامن اور آئین پسند صوبہ بن گیا نہ وہاں سندھ کی طرح وزارتیں جست خشت کے بعد بدلیں۔ اور نہ وہاں دفعہ ۹۲ انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے نفاذ کی ضرورت پڑی صوبہ میں بغی و غدر نے سر اٹھایا اس فولادی ہاتھ نے وہیں اس کو زمین دوز کر دیا۔ آج جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے شمال مغربی سرحدی صوبہ نہ صرف سارے پاکستان میں پُرامن صوبہ ہے۔ بلکہ معاشرتی اور سیاسی اصلاحات میں بھی پیش پیش ہے۔

خان عبدالقیوم خان کو یہ کامیابی اس لئے نصیب ہوئی۔ کہ اس نے بے جا خوش فہمی سے کام نہ لیا۔ اور خدائی خدمتگاروں اور ان کے لیڈروں کا خاطرخواہ انتظام کر دیا۔ تاکہ وہ سرپھرے ملک میں بدامنی پھیلانے کے قابل نہ ہو جائیں۔ چنانچہ خان عبدالغفار خان ابھی تک جیل میں سڑ رہے ہیں۔

اس کے برعکس پنجاب میں احراریوں کی ناکہ بندی نہ کرنے کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ انہوں نے جب دیکھا کہ انہیں انتہائی غداری کے باوجود کچھ نہیں کہا گیا۔ تو انہوں نے آہستہ آہستہ پھر ملک کی فضا کو اپنے گلوں کی عفونت سے گندہ کرنا شروع کر دیا۔ اور نہایت فریب کاری سے کام لے کر مسلم لیگی زعما کو یہ چکما دینے میں کامیاب ہو گئے۔ کہ وہ اب مسلم لیگ کے حریف نہیں رہے۔ بظاہر تو انہوں نے یہ اعلان بار بار کئے۔ مگر درپردہ وہ اپنے پرانے ڈگر پر کاربند رہے ہیں۔ اور وہی حرکات مذبوحی کرتے رہے ہیں۔ جو ان کا خاصہ تقسیم سے پہلے تھا۔

باوجود یہ اعلان بر اعلان کرنے کے کہ "ہم نے مسلم لیگ سے ہار مان لی ہے۔" وہ اپنی تقریروں اور تحریروں میں ارتجالاً اس بات کا ثبوت دیتے رہے ہیں۔ کہ

وارث شاہ نہ جاندیاں وادیاں نیں بھاویں کٹیے پوریاں پوریاں دے

حیرت ناک امر یہ ہے کہ ہماری لیگی حکومت اور ہمارے لیگی راہنما ابھی تک احراریوں کی اس چال کو نہیں سمجھے۔ حالانکہ جو شخص ایک دفعہ ان کی تقریر یا تحریر دیکھ لے۔ اس کو ان کی غداری کا فوراً یقین ہو سکتا ہے۔ ان غداروں نے حکومت کے بڑے بڑے افسروں اور مسلم لیگ کے بڑے بڑے زعما کی صدارت میں تقریریں کی ہیں اور ان میں اپنے اندرونہ کا کھلا کھلا اظہار کیا ہے۔ پھر بھی کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔ اور اس کا اب تک کوئی انسداد نہیں کیا جا سکا۔

ایک معمولی سمجھ کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ ایک ہی بات جب افغانستان۔ بھارت اور احراری کہتے ہیں۔ تو ضرور اس میں کوئی بھید ہے۔ ظفر اللہ خان کے متعلق افغانستان بھارت اور احراریوں کا پروپیگنڈا یکساں ہے۔ اس کو جانے دیجئے یہ کون مسلم لیگی اور پاکستان کا بہی خواہ نہیں جانتا کہ بھارت نے خان عبدالغفار خان کی نظربندی کے متعلق کئی بار احتجاج کیا ہے۔ خود نہرو جی نے اپنی تقریروں میں ان کی رہائی تک کا مطالبہ کیا ہے۔ پھر یہی بات احراری بیسیوں بار تقریروں اور تحریروں میں کہتے رہتے ہیں۔ چنانچہ "آزاد" کی اشاعت ۱۶ رمئی ۱۹۵۲ء میں ایک نہایت زوردار نوٹ "انصاف کو آواز دو" کے زیرعنوان شائع ہوا ہے۔ جس میں نہ صرف خان عبدالغفار خان کی بے حد تعریفیں کی ہیں۔ بلکہ اپنے ہم پیشہ غدار خدائی خدمتگاروں کی غدارانہ خدمات کو بھی بڑا سراہا گیا ہے۔

بے شک پاکستان ایک جمہوری ملک ہے۔ لیکن غداری کی آزادی تو امریکہ اور برطانیہ میں بھی نہیں خاصکر ایسے پُرآشوب زمانہ میں اور پھر پاکستان جیسے ملک میں جسے قیام پذیر ہوئے ابھی آٹھ اور آٹھ سولہ دن ہوئے ہیں۔ اس قسم کے پروپیگنڈا کی اجازت نہایت حیران کن ہے۔

ہمیں نہ تو خان عبدالغفار خان سے ذاتی دشمنی ہے نہ خدائی خدمتگاروں سے اور نہ احراریوں سے۔ ہم صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ حکومت کو اس معاملہ کی گہرائیوں کی پڑتال کرنا چاہیئے۔ اور سوچنا چاہیئے کہ افغانستان کیوں پٹھانستان کا حامی ہے۔ احراری کیوں عبدالغفار خان اور خدائی خدمتگاروں کے اتنے مداح ہیں۔ اور . . . کیوں افغانستان کی پیٹھ ٹھونکتا ہے؟

"کوریا کی نازک حالت"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر اطلاع دی تھی کہ

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

جب یہ پیشگوئی شائع کی گئی تھی۔ اس وقت زار خود مختار بادشاہوں اور حکومتوں کے وزرائے عظام میں سے سب سے عظیم شہنشاہ تھا۔ اس کی طاقت پورے شباب پر تھی۔ اور کوئی انسان قیاس بھی نہیں کر سکتا تھا۔ کہ اتنا بڑا شہنشاہ اس "حال زار" کو پہونچے گا۔ جس میں وہ پہلی جنگ عالمگیر کے دوران میں پہونچا۔

ہم اس دردناک داستان کو یہاں دہرانا نہیں چاہتے۔ جو زار، زارینہ اور اس کی جوان لڑکیوں کے ساتھ گزری۔ انسان اس کے خیال سے بھی کانپ جاتا ہے۔

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی عام پیشگوئی کا صرف ایک ٹکڑا ہے۔ جو چمکتے ہوئے چراغ کی طرح ایک نشان رہ گیا ہے۔ جس کو ہر کوئی کھلی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے۔ اور چاہے تو عبرت حاصل کر سکتا ہے۔

اس عام پیشگوئی کا دوسرا دلکش ٹکڑا وہ ہے۔ جس کو ہم نے آج سرعنوان لکھا ہے۔ یعنی

کوریا کی نازک حالت

شائد یہ نہایت معمولی الفاظ ہیں۔ مگر مندرجہ ذیل خبر کو پڑھیئے۔ اور ان الفاظ کے تاثر اور اہمیت کا اندازہ کیجئے۔

اب تک کوریا میں ۵۰ لاکھ مرد عورتیں اور بچے ہلاک ہو چکے ہیں۔

چالیس لاکھ بے خانماں اور تباہ حال پھر رہے ہیں۔

اب تک امریکہ ۱۵ ارب ڈالر خرچ کر چکا ہے

واشنگٹن ۱۴ رمئی۔ کوریا کی لڑائی شروع ہوئے دو سال کا عرصہ گزر چکا ہے اگرچہ دوسری جنگوں کی طرح یہ ایک طویل جنگ نہیں۔ اور نہ وسیع پیمانہ پر ہی لڑی جا رہی ہے۔ لیکن جانی اور مالی نقصان کے لحاظ سے یہ جنگ دنیا کی تاریخ میں ایک انتہائی خوفناک جنگ تصور کی جا سکتی ہے۔

۲۵ رجون ۱۹۵۰ء سے (جب سے یہ لڑائی شروع ہوئی ہے) اب تک ۵۰ لاکھ مرد عورتیں اور بچے ہلاک یا زخمی ہو چکے ہیں۔ کوریا کا ملک ایک سنسان اور بھیانک وادی کا منظر پیش کرتا ہے۔ لوگوں کے رہائشی مکان۔ فصلیں اور ذاتی جائدادیں سرکاری عمارتیں اور سکول تمام تباہ و برباد ہو چکے ہیں۔ اس افسوسناک ٹریجڈی کے نقصان کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے۔ لیکن سرکاری طور پر اندازہ لگایا گیا ہے۔ اس کے مطابق اس چھوٹی سی لڑائی پر جیسا کہ اسے صدر ٹرومین نے نام دیا تھا۔ اب تک کم از کم ۳ ارب ڈالر کا نقصان ہو چکا ہے۔ صرف امریکہ اب تک اس پر ۱۵ ارب ڈالر صرف کر چکا ہے۔ یعنی کل قومی

(باقی دیکھیں ۵ پر)

حضرت اُمّ المومنین نوّر اللہ مرقدہا کی سیرۃ طیبہ واقعات کی روشنی میں

(۵)

سید اعجاز احمد شاہ صاحب لکھتے ہیں:۔

ہمارے گھر پر حضرت اماں جانؓ کے ان گنت و بے شمار انعامات و احسانات ہیں۔ آپ کا دستِ شفقت ہمارے گھر پر عملی طور پر اس وقت سے ہے۔ جبکہ میری والدہ (اہلیہ اول سید احمد علی صاحب انبالوی) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اپنے والد مولوی امام علی خاں صاحب آف سنور ریاست پٹیالہ کے ساتھ اپنی چھوٹی سی عمر میں قادیان دار الامان آئیں۔ والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں۔ کہ میرے اباکی قادیان میں وہ پہلی آمد تھی۔ اور تحقیق حق کی غرض سے تھی۔ چنانچہ مجھے بوجہ چھوٹی عمر اور بچہ ہونے کے اندرون خانہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں رہنے کا موقعہ ملا۔ اور میں نے خود کو اپنی ماں سے بھی زیادہ چاہنے والی شفیق ماں کی گود میں محسوس کیا۔ یہی وجہ تھی کہ جب بھی دورانِ قیام میں والد صاحب نے مجھ سے پوچھا۔ کہ بیٹی تجھے یہاں کسی قسم کی تکلیف تو نہیں۔ تو میں نے اباجی کو جواب میں یہی کہا۔ کہ میرا دل تو یہاں لگ گیا ہے۔ اور اب قادیان سے واپس جانے کو نہیں چاہتا۔ والدہ صاحبہ کا کہنا ہے۔ کہ وہ زمانہ شاید سنہ ۱۹۰۲ء کا تھا۔ سنہ ۱۹۰۳ء سے لے کر اب سنہ ۱۹۵۲ء تک یعنی تقریباً نصف صدی تک حضرت اماں جان رضؓ کا وہی سلوک رہا۔ جو پہلے روز تھا۔ اور اس شفقت میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں پڑا۔ اور اسی نظر کرم کا طفیل تھا۔ کہ پھر میں خود کوشش کر کے بھی کئی بار اپنے ابا مرحوم کے ہمراہ قادیان دار الامان حاضر ہوئی۔ اور شادی کے بعد سنہ ۱۹۲۳ء سے اپنے بچوں کو قادیان میں رہائش اختیار کرنے کو ترجیح دی۔ مجھ پر میرے بچپن سے اب بڑھاپے تک جبکہ کئی ایک انقلابات سے مجھے دوچار ہونا پڑا۔ ہمیشہ حضرت اماں جان رضؓ کی شفقت اور ہمدردی و امداد نے مجھے سنبھالا۔ اور بڑی سے بڑی مشکل میں کبھی میرے قدم کبھی نہ ڈگمگائے۔ مجھ پر اس مقدس وجود کی بے شمار شفقتیں ہیں۔ سنہ ۲۷ء میں مجھے میرے والد صاحب مرحوم کے ترکہ سے مبلغ سات آٹھ صد روپیہ ملا۔ میں ان مبلغات کو لے کر بغرض رہنمائی و مشورہ حضرت اماں جان رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کیا کہ اس کا کیا کروں۔ فرمایا۔ کہ زمین خرید کر یہاں قادیان مکان بنالو۔ اور از راہِ نوازش و شفقت خود حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب مکرم کو فرمایا۔ کہ اسے کسی قریب جگہ کا انتظام کردیں۔ چنانچہ پھر مجھے محلہ دار الفضل میں صاحبزادہ حضرت میاں شریف احمد صاحب کی کوٹھی کے قریب زمین عطا ہوئی۔ اور وہاں پر ہی مکان بنا۔ دار الامان کے عرصہ رہائش میں جب کبھی آنحضور پرنور کو سیر کی غرض سے احمدیہ فروٹ فارم بھی تشریف لانے کا موقعہ ملتا۔ تو از راہِ تلطف آواز دے کر مجھے ہمراہی کا شرف بخشتیں۔ اور اپنی پیاری میٹھی میٹھی باتوں سے دورانِ سیر میں جو اکثر دینی باتیں اور تعلیم و تربیت کی ہوتیں فرماتیں۔ جو میرے لئے تسکینِ قلب اور میری گھبراہٹ کے دنوں میں مشعلِ راہ کا کام دیتیں۔ بچیوں کی تعلیم۔ شادی۔ بیاہ پر نہ صرف اپنے قیمتی مشوروں سے بلکہ مادی طور پر بھی زیر کثیر سے ہمیشہ مجھے نوازا۔

والدہ صاحبہ کے علاوہ میں خود کو حضرت اماں جان رضؓ کے احسانات میں دبا پاتا ہوں۔ بچپن سے اب تک متواتر میری ہر مادی روحانی تکلیف میں مجھے اگر کوئی وجود اس قابل نظر آتا تھا کہ میں اس سے بے روک ٹوک بلا حجاب کہہ گزرتا۔ تو وہ حضرت اماں جان رضؓ کا وجود مبارک ہی تھا۔ مشکل سے مشکل گھڑیوں میں میں نے حضرت اماں جان رضؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر تکلیف دی۔ اور حضرت اماں جان رضؓ جو واقعی ام المومنین تھیں نے پورے طور پر نوازا۔ فرمایا۔ اور حقیقی ماں سے بھی بڑھ کر صبر و استقلال کی تعلیم دیتے ہوئے تسلی و تشفی فرمائی۔ اور ان کی اس تسلی و تشفی ملنے کی دیر ہوتی تھی۔ کہ میں فکر سے خود کو آزاد سمجھتا تھا۔ جیسے کہ کوئی فکر نہ تھا۔ اور اس طرح ایک بار نہیں بلکہ متعدد بار ہوا جس کا شمار بھی اب محال ہے۔

سال گزشتہ ہی میں خانگی طور پر کچھ مشکلات درپیش تھیں۔ اور ان میں سے ایک بڑی مشکل یہ تھی۔ کہ ربوہ میں کوئی مکان یا کوارٹر نہ ملنے کے باعث اور حافظ آباد (جہاں مستقل آباد ہوں) میں اکیلی اپنی والدہ کو بوجہ ان کے کمزور اور ضعیف ہونے کے چھوڑ نہ سکنے کے باعث کہیں باہر بے فکر ہو کر نہ جا سکتا تھا۔ مجھے حضرت اماں جان رضؓ کی خدمت میں حسب عادت حاضر ہو کر عرض کرنا پڑا۔ کہ حضور والدہ کمزور اور نحیف ہیں۔ چلنا پھرنا بھی ان سے مشکل ہے۔ اکیلی رہ نہیں سکتیں۔ یہاں ربوہ کوئی بندوبست نہیں۔ کہ والدہ کو اکیلا چھوڑ کر باہر دورہ پر بے فکری سے جا سکوں۔ اسی فکر میں ہوں۔ دعا اور رہنمائی کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ حضرت اماں جان رضؓ نے درد سے پر شفقانہ الفاظ میں فرمایا۔ "تمہیں کیا فکر۔ میں جو ہوں۔ یہ میری بیٹی میرے پاس رہے گی۔ تم بے فکری سے اپنا کام کرو۔" اللہ اللہ کیا کیا انعامات اور شفقتیں تھیں۔ حضرت اماں جان رضؓ کی غلام ابن غلام پر اور کیا جاذبیت تھی ان پیارے منہ سے نکلے ہوئے پیارے کلمات کی۔ ان پیارے الفاظ نے میری تمام مشکلات کو حل کر دیا۔ چنانچہ پھر والدہ صاحبہ کامل سوا سال تک حضرت اماں جان رضؓ کی خدمت میں ہی رہیں۔ اور ان کو ایسا آرام ملا۔ کہ مجھ سے اس قسم کا آرام ملنا محال تھا۔

محترمہ سلطان عزیزہ صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ:۔

(۱) ایک دفعہ قادیان میں میں نے حضرت اماں جانؓ سے بیت الدعا میں دعا کرنے کی درخواست کی تو آپ نے نہایت شفقت سے ہمارے دعا کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جب میں دعا کرنے سے فارغ ہو کر آئی تو آپ نے اپنے گلے سے پھولوں کا ہار اتار کر مجھے عنایت فرمایا۔ جس کو میں نہایت حفاظت سے رکھا کرتی تھی مگر افسوس ہے کہ گذشتہ انقلاب میں ضائع ہو گیا۔

(۲) میری آپا کی نند محمودہ کے سسرال و شوہر غیر احمدی تھے اور حد سے زیادہ اسے تکالیف پہنچانے لگے وہ ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر ربوہ آئی اور حضرت اماں جانؓ کی خدمت میں دعا کی درخواست کر کے رونے لگی اور اپنی تکالیف کا سب ماجرا بیان کیا۔ اس پر حضرت اماں جان نے فرمایا۔ کیا تیرے ماں باپ اندھے تھے اور تو بھی اندھی تھی جو ان میں رشتہ کیا گیا اور تو نے اس وقت کیوں نہ انکار کر دیا۔ اس پر محمودہ نے عرض کیا کہ میں اس وقت نابالغ تھی۔ اس پر حضرت اماں جان نے کہا پھر تو روتی کیوں ہے۔ جاؤ اور اب بھی کوشش کرو۔ اللہ تعالےٰ تمہیں ان ظالموں کے پنجہ سے نجات دے گا۔ چنانچہ چھ ماہ کا عرصہ بھی نہیں گذرا تھا کہ خدا تعالےٰ نے اسے بہت جلد خلاصی دیدی۔ یہی وہ محمودہ ہے جو اب ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل کے عقد میں آکر اور مبلغہ بن کر اس وقت اپنے شوہر کے ہمراہ فری ٹاؤن افریقہ میں تبلیغ کا کام کر رہی ہے۔ یہ حضرت اماں جان کی محض دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

(۳) میری چچا زاد بہن شادی کے بعد نو سال کے قریب بے آباد رہی۔ نو سال وہ لڑکی یہاں ربوہ میں جلسہ سالانہ پر آئی اور حضرت اماں جان کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست کی اماں جان نے دعا فرمائی۔ خدا تعالےٰ کا فضل یہ ہوا کہ تھوڑے عرصہ کے بعد اسے سسرال اپنے گھر لے گئے اور راضی خوشی بسنے لگی۔ اب اسے اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے جو فریقین کی خوشنودی کا باعث ہو رہا ہے۔ غرض حضرت اماں جان نہایت مستجاب الدعوات تھیں۔

مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی ٹی تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔

(۱) میرے ہاں پہلی بچی ہوئی۔ تو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا خبر ملتے ہی غریب خانہ پہ تشریف لائیں اور گھر والوں کو مبارک باد دی۔ اس کے بعد بھی وقتاً فوقتاً تشریف لاتی رہیں۔ نہایت سادگی و بے تکلفی سے خود ہی اکیلی پیدل تشریف لے آتیں اور بچوں کا حال احوال دریافت فرماتیں۔ ایک مرتبہ تشریف لائیں اور دالان میں ایک سٹول پڑا تھا اسی پہ بیٹھ گئیں۔ اور جب والدہ مرحومہ نے اندر سے کرسی لاکر بچھائی تو اس پہ اصرار فرمایا کہ وہ خود ہی کرسی پہ بیٹھ جائیں۔

(۲) میری بیوی بیان کرتی ہیں کہ اماں جانؓ جب کبھی انہیں ملتیں نہایت لطیف مذاق کرتیں باتوں باتوں میں دل کا حال پوچھتیں اور یہ محسوس فرما کر کہ میں اپنے گھر میں خوش ہوں بہت ہی خوش ہوتیں اللہ تعالےٰ کے فضل سے مجھے حضرت اماں جانؓ کی بعض "بچیوں" (بہو بیٹیوں۔ پوتیوں اور نواسیوں) کو گھر پہ پڑھانے کا شرف حاصل ہے اور حضرت ام المومنینؓ نہایت شفقت اور خوشی سے ہمارا ذکر فرمایا کرتی تھیں اس طرح کہ گویا ہم آپ کے ہی خاندان کا حصہ ہیں۔ اور قدر دانی مطلوب تھی۔

صوفی خدا بخش صاحب عبدؔ زیروی ربوہ سے تحریر فرماتے ہیں:

حضرت اماں جان رضی اللہ نوّر اللہ مرقدہا کی تشویشناک علالت کے ایام میں خاکسار کو محض خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک چوزہ حضرت اماں جانؓ کی خدمت میں پیش کرنے کی توفیق ملی۔ جس کے نتیجہ میں چند دنوں ہی میں ہمارے گھر میں اس قدر مرغیوں، چوزوں اور بطخوں کی کثرت ہو گئی ہے کہ سنبھالے نہیں سنبھلتیں۔ اور یہ برکت ایسے رنگ میں اور اچانک اور بغیر محنت اور کوشش کے پیدا ہوئی ہے کہ میں یقین کرتا ہوں کہ یہ محض حضرت اماں جانؓ کی اس خدمت کا ہی نتیجہ ہے۔ ربنا اغفر لہا وارحمہا واللّٰھم زد فزد۔

ولادت

میرے بہنوئی چوہدری بشیر احمد صاحب (ننگلی) ابن چوہدری دین محمد صاحب مرحوم کے ہاں ۵ مئی سنہ ۵۲ء کو دوسری لڑکی تولد ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بچی کو درازیٔ عمر اور خادم دین بنائے اور والدین کیلئے عزت افزائی کا موجب ہو۔ آمین۔ (محمد سلیم ننگلی از لاہور)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"
(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

جرمنی میں اشاعت اسلام کیلئے ہماری جدوجہد

ماہوار رپورٹ احمدیہ جرمن مشن بابت ماہ فروری ۱۹۵۲ء

(از مکرم عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی)

آمد ہیمبرگ

خاکسار ساڑھے تین ماہ پاکستان قیام کے بعد معہ اہل وعیال سات فروری کو ہیمبرگ واپس پہنچا۔ سٹیشن پر برادرم ملک عمر علی صاحب اور جماعت ہیمبرگ کے احباب نے معہ اپنے بیوی بچوں کے ہمارا استقبال کیا۔ تمام دوست پھول اور دیگر تحائف لئے سٹیشن پر موجود تھے یہ نظارہ بفضلہ تعالےٰ نہایت ہی ایمان افروز تھا۔ سٹیشن سے تمام احباب کے ہمراہ ہم گھر پہنچے اور کم وبیش تین گھنٹہ تک احباب کو پاکستان کے حالات سنانے اور مشن کے مستقبل کے بارہ میں گفتگو کرنے کا موقع ملا۔

ہیمبرگ یونیورسٹی کے زیر اہتمام تقریر

ہیمبرگ یونیورسٹی کی ایک کلاس کے پروفیسر نے اپنی کلاس کے طلباء کے سامنے تقریر کی دعوت دی۔ ان کی دعوت کو ہم نے قبول کیا اور اس کلاس میں میری درخواست پر برادرم ملک عمر علی صاحب نے ایک گھنٹہ تک مورخہ ۲۶ فروری کو تقریر کی۔ تقریر کے دوران میں آپ نے تمام مذاہب کی تاریخ مختصر طور پر بیان کی۔ اس بات پر زور دیا کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اور ہم تمام انبیاء پر ایمان لانا اپنے مذہب کا ضروری جزو قرار دیتے ہیں آپ نے اس امر کو کھول کر بیان کیا کہ دیگر انبیاءؑ وقتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے آئے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت تمام دنیا کے لئے تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کو بھی آپ نے عمدہ انداز میں بیان کیا۔ تقریر کے بعد طلباء نے سوالات دریافت کئے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے لٹریچر بھی تقسیم کیا۔

خطبات جمعہ

احباب جماعت جمعہ کے روز نماز کے لئے تشریف لاتے رہے۔ ان ممالک میں جمعہ کے روز احباب کا تشریف لانا اتنا آسان کام نہیں ہوتا کیونکہ جمعہ کام کا دن ہوتا ہے۔ بہرحال کچھ احباب شامل ہوتے رہے۔ جمعہ کی نماز برادرم ملک عمر علی صاحب پڑھاتے رہے۔ اپنے خطبات میں آپ نے تربیتی امور کو موثر انداز میں پیش کیا۔ نماز کے بعد احباب سے انفرادی گفتگو کے مواقع ملتے رہے۔

ملاقاتیں

تبلیغی ملاقاتیں بفضلہ تعالےٰ باقاعدہ جاری رہیں۔ ایک نوجوان دوست ہر ہفتہ ملنے آتے رہے۔ ان سے تبلیغی گفتگو کی جاتی رہی اور لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔ یہ دوست اب بفضلہ تعالےٰ بیعت کے لئے آمادہ ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر [illegible] ایک مشہور مستشرق ہیں دو دفعہ ملنے آئے۔ انہیں انگریزی تفسیر القرآن کا دیباچہ مطالعہ کے لئے دیا۔ ایک اور دوست ملنے آئے ان سے بھی گفتگو کی اور لٹریچر مطالعہ کیلئے دیا ایک دوست نے دلچسپی کا اظہار کیا انہیں تبلیغ کی اور لٹریچر مطالعہ کیلئے دیا۔ ایک پادری دو روز ملنے آئے اور ان سے سورۃ کہف کے بعض آیات کے متعلق گفتگو کی۔ برادرم بشیر احمد صاحب [illegible] کے ہمراہ ایک دوست ہر ہفتہ ملنے آتے رہے ان سے تبلیغی گفتگو جاری رہی۔ اور لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ ایک جرنلسٹ دوست مسٹر [illegible] ملنے آئے ان کو مشن سے متعلقہ امور کے بارہ میں معلومات بہم پہنچائیں اسی طرح ایک اور جرنلسٹ مسٹر [illegible] ملنے آ گئے یہ دوست ہمارے مشن کے متعلق ایک مضمون تیار کر رہے ہیں۔ ایک فیملی کو ملنے گیا اور انہیں دو گھنٹہ تک تبلیغ کی دو فیملیز کو چائے پر مدعو کیا اور اس طرح انہیں تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔

ہینوور برگ میں نئی جماعت

خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے ہینوور برگ میں ایک جماعت قائم کرنے کے سامان پیدا کئے ہیں۔ یہ جماعت فی الحال تین افراد پر مشتمل ہے۔ ماہ زیر رپورٹ میں ان سے خط وکتابت جاری رہی۔ ان کی خواہش پر انہیں متعدد کتب مطالعہ کے لئے بھجوائی گئیں۔ خط وکتابت کے ذریعہ ان کی تربیت کر رہا ہوں احباب ان کی استقامت کے لئے دعا فرماویں بعض اور افراد اسجگہ زیر تبلیغ ہیں۔ خدا تعالےٰ انہیں بھی حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللھم آمین

متفرق

عرصہ زیر رپورٹ میں اپنا ماہوار پرچہ [illegible] دسمبر جنوری اور فروری کا ۲۲۰ کی تعداد میں زیر تبلیغ احباب کو بھجوایا اسی طرح تبلیغی خط وکتابت جاری رہی ہیمبرگ سے باہر مختلف علاقوں سے خطوط آتے رہے جن کے جوابات دیئے جاتے رہے۔ ایک جرمن احمدی برادرم عبد الرحیم صاحب نوک مشن کے کاموں میں خاکسار کی امداد فرماتے رہے اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے

آخر میں احباب کی خدمت میں مشن کی کامیابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

طلاق اور خلع سے متعلق ضروری مسائل

واضح رہے کہ نکاح مرد اور عورت کا باہمی ایک معاہدہ ہے۔ اور اس معاہدہ کے مطابق میاں بیوی کو زندگی بسر کرنا ضروری ہے قرآن کریم میں ہے۔ وعاشروھن بالمعروف یعنی اے مردو۔ تم اپنی بیویوں کے ساتھ نیک زندگی بسر کرو۔ اور حدیث شریف میں ہے۔ خیرکم خیرکم لاھلہٖ۔ کہ تم میں اچھا وہ ہے۔ جو اپنی بیوی اور اہل خانہ سے اچھا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"کہ روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ ان کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو۔ کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے۔ جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے۔ جس کو خدا نے جوڑا ہے۔ اسکو ایک گندے برتن کی طرح جلد مت توڑو۔"

(الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۳ء)

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:۔

"مسلمانوں میں نکاح ایک معاہدہ ہے۔ جس میں مرد کی طرف سے مہر اور تعہد نان ونفقہ اور اسلام اور حسن معاشرت شرط ہے۔ اور عورت کی طرف سے عفت اور پاکدامنی اور نیک چال چلن اور فرمانبرداری شرائط ضروریہ میں سے ہے اور جیسا کہ دوسرے تمام معاہدے شرائط کے ٹوٹ جانے سے قابل فسخ ہو جاتے ہیں ایسا ہی یہ معاہدہ بھی شرطوں کے ٹوٹنے کے بعد قابل فسخ ہو جاتا ہے۔ صرف یہ فرق ہے۔ کہ اگر مرد کی طرف سے شرائط ٹوٹ جائیں۔ تو عورت خود بخود نکاح کے توڑنے کی مجاز نہیں ہے۔ بلکہ حاکم وقت کے ذریعہ سے نکاح کو توڑ سکتی ہے۔ جیسا کہ ولی کے ذریعہ سے نکاح کو کروا سکتی ہے۔ اور یہ کمی اختیار اس کو فطرتی شتاب کاری اور نقصان عقل کی وجہ سے ہے۔ لیکن مرد جیسا کہ اپنے اختیار سے معاہدہ نکاح کا باندھ سکتا ہے۔ ایسا ہی عورت کی طرف سے شرائط ٹوٹنے کے وقت طلاق دینے میں بھی خود مختار ہے۔"

طلاق کے متعلق قرآن کریم میں یہ ہدایت ہے۔ کہ (فتاوی احمدیہ جلد دوم صفحہ $\frac{25}{27}$) الطلاق مرتان الخ۔ کہ رجعی طلاق دو مرتبہ ہے جب تیسری طلاق ہو جائے تو پھر رجوع اور نکاح نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ الطلاق مرتان یعنی دو دفعہ کی طلاق ہونے کے بعد یا اسے اچھی طرح سے رکھ لیا جائے یا احسان سے جدا کر دیا جائے اگر اتنے لمبے عرصے میں بھی ان کی آپس میں صلح نہیں ہوتی۔ تو پھر ممکن نہیں کہ وہ اصلاح پذیر ہوں۔" (البدر ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فطلقوھن لعدتھن کے ماتحت فرماتے ہیں:۔

"عدت گذر جائے۔ تو پھر رجوع کا اختیار نہیں۔ وہ عورت جدا ہو جائے گی۔ ہاں دو طلاق تک نکاح نئے سرے سے پڑھا سکتا ہے اور تیسری کے بعد نہ رجوع کر سکتا ہے نہ نکاح۔ ہاں دوسرا شوہر خود بخود طلاق دے تو پہلے کے لئے جائز ہے۔ سنت طریق یہ ہے کہ تین طلاقیں تین مختلف عہدوں میں دو۔ لام ابتدا کے لئے ہے۔ یعنی عدت کے اندر اندر طلاق دے دو" (درس القرآن صفحہ ۵۹۵)

قرآن کریم پارہ دوم میں آیت فیما افتدت بہ الخ میں خلع کی صورت بیان کی گئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اس آیت کے ماتحت فرماتے ہیں:۔

"عورت کچھ روپیہ دے کر مرد سے طلاق لے سکتی ہے۔ اس کا نام خلع ہے"۔

(درس القرآن صفحہ ۵۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور سوال پیش ہوا:۔

"سوال:۔ ایک وقت میں طلاق کامل ہو سکتی ہے یا نہیں اور تین طلاق کے بعد پہلا خاوند نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟"

جواب:۔ ایک ہی وقت میں طلاق کامل نہیں ہو سکتی دراصل تین ماہ میں ہونی چاہیئے (باقی صفحہ پر)

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۳۳۴: زبیدہ بیگم بنت حکیم غلام حسین صاحب مرحوم تابعہ برین قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اس وقت نصرت گرلز ہائی سکول میں بطور معلمہ کام کررہی ہوں۔ میری ماہوار آمدنی اس وقت کل -/۶۰ روپے ہے۔ نیز میں نے اپنے والد صاحب کی طرف سے -/۱۵۰ روپیہ ورثہ پایا ہے۔ میں اس کے اور اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔
العبد: استانی زبیدہ بیگم بنت حکیم غلام حسین ربوہ گواہ شد عبدالمنان عمر پروفیسر جامعہ احمدیہ احمد نگر گواہ شد بشیر احمد لالیاں

وصیت ۱۳۳۵: محمد اسحٰق خلیل ولد مولوی محمد ابراہیم صاحب قوم ڈوگر پیشہ طالب علمی عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۳/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں وقف زندگی ہوں۔ تحریک جدید کی طرف سے مبلغ عہ روپے ماہوار الاؤنس ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو مجلس کارپرداز کو اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد: محمد اسحٰق خلیل بقلم خود گواہ شد: چوہدری محمد اسمٰعیل برادر موصی بقلم خود گواہ شد: مولوی احمد خاں بٹ

وصیت ۱۳۳۶: منظور احمد ولد نجیب اللہ صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کلری حال ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۳/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد -/۲۱۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔
العبد: منظور احمد بقلم خود معرفت سیکرٹری وصایا قلعہ گوجر سنگھ حلقہ لاہور گواہ شد: مرزا محمد یعقوب واقف زندگی۔ گواہ شد: ڈاکٹر غلام مصطفیٰ سیکرٹری وصایا۔

وصیت ۱۳۳۸: رحمت اللہ ولد چوہدری نور محمد صاحب قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری تمام جائداد مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ الاٹ شدہ اراضی واقعہ احمد نگر میں ۵ گھماؤں ہے۔ الاٹ شدہ زمین کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری منقولہ جائداد بھی ہے جس میں برادرم کلاں کا نصف حصہ ہے۔ ایک جوڑی بیل اور ایک گڈا، ایک بھینس جن کی قیمت -/۵۰۰ روپیہ ہے۔ -/۳۷۵ روپے میری ملکیت کے ہیں۔ نیز برادرم کلاں کے ہمراہ رہائشی مکان الاٹ شدہ ہے۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد: رحمت اللہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد فقیر علی احمد نگر موصی گواہ شد: ابراہیم زاہد برادر موصی۔

وصیت ۱۳۲۶: اللہ دتہ ولد چوہدری امام الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۱۴ء ساکن جھول ڈاکخانہ بنگلہ باغ بہار ضلع رحیم یارخان ریاست بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ لیکن مجھے بحیثیت مہاجر پندرہ کیلہ اراضی زرعی قسم نہری غیر مستقل واقعہ رقبہ موضع سیواوم تحصیل خانپور ضلع رحیم یارخان الاٹ شدہ ہے۔ اس سے مجھے اندازاً -/۲۰۰ روپیہ سالانہ آمد ہوتی ہے۔ میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ میں حصہ آمد کو باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔
العبد: اللہ دتہ موصی بقلم خود گواہ شد: فیض احمد انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد: محمد اسمٰعیل پریذیڈنٹ جماعت۔

وصیت ۱۳۲۹: برکت بی بی زوجہ مولوی سلطان احمد صاحب قوم جالب پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۸/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے اس وقت سوائے میرے حق مہر مبلغ -/۲۵۰ روپے کے اور کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اس کے علاوہ مبلغ -/۵ روپے جیب خرچ بھی ہے۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی اور اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد بھی منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔
الامۃ: برکت بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: غلام محمد واچ میکر حافظ آباد۔ گواہ شد: سلطان احمد انسپکٹر بیت المال

وصیت ۱۳۱۷: صغریٰ راشدہ زوجہ حکیم عبدالرشید ارشد مولوی فاضل قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۷۰۰ روپیہ جو بذمہ خاوند ہے۔ زیورات مندرجہ ذیل ہیں۔ طلائی کانٹے ۹ ماشے کلپ تولہ انگوٹھی ۶ ماشے میزان ۲ ۱/۲ تولے قیمت -/۲۲۵ روپے۔ نقرئی چوڑیاں ۱۲ تولے سکندلاں ۱۵ تولے میزان ۲۷ تولے قیمت -/۳۵ روپے۔ کل میزان مع حق مہر مبلغ -/۹۶۰ روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائداد بناؤں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو متروکہ جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔
الامۃ: صغریٰ راشدہ بیگم بقلم خود حلقہ ج ربوہ گواہ شد: حکیم عبدالرشید ارشد واقف زندگی۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۳۳۷: غلام رسول ولد میاں محمد بخش صاحب پیشہ دکانداری وطبابت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن جھول ڈاکخانہ بنگلہ باغ بہار ضلع رحیم یارخان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۳۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار تازیست باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔
العبد: حکیم غلام رسول موضع جھول بقلم خود۔
گواہ شد: فیض احمد انسپکٹر بیت المال
گواہ شد: محمد اسمٰعیل پریذیڈنٹ جماعت

وصیت ۱۳۳۵: سلیمہ قدسیہ زوجہ اعجاز قدیر صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد -/۱۵۰۰ روپیہ حق مہر ہے۔ جو بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ اس لئے میں اس حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اگر کوئی جائداد اور ثابت ہوگی۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اگر میری وفات کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
الامۃ: سلیمہ قدسیہ زوجہ اعجاز قدیر بنت حمید افضل الدین صاحب ادریسیر پوری بلڈنگ ہاماں سٹریٹ ۹۳ گورو تیغ بہادر روڈ کرشن نگر۔ گواہ شد: اعجاز قدیر آر۔پی۔اے الف ڈرگ روڈ کراچی سال کرشن نگر لاہور۔ گواہ شد: محمد اسمٰعیل پوری بلڈنگ ہاماں سٹریٹ گورو تیغ بہادر روڈ کرشن نگر لاہور

وصیت ۱۳۳۳: زینب بی بی زوجہ مولوی غلام احمد قوم جالب پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۸/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت سوائے حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ کے کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر میرے خاوند مولوی غلام احمد صاحب ساکن حافظ آباد کے ذمہ ہے۔ میں عرصہ دو سال میں بہ اقساط مبلغ -/۵۰ روپے ادا کردوں گی۔ اور اگر ادا نہ کرسکوں۔ تو میرا خاوند اس کو ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ اگر میرے مرنے پر کوئی جائیداد اور ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔
الامۃ: زینب بی بی نشان انگوٹھا
گواہ شد: غلام احمد خاوند موصیہ حافظ آباد۔
گواہ شد: سلطان احمد انسپکٹر بیت المال

وصیت ۱۳۳۱: مریم صدیقہ زوجہ میاں غلام محمد صاحب گجی ساز قوم جالب پیشہ خانہ داری عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ حق مہر ایک ہزار روپیہ۔ طلائی کانٹے اور طلائی انگوٹھی قیمت -/۱۵۰ روپیہ جو شامل حق مہر ہیں۔ اور مجھے میرے خاوند کی طرف سے چھ روپیہ ماہوار جیب خرچ بھی ملتا ہے۔ میں ایک ہزار روپیہ حق مہر اور مبلغ چھ روپے جیب خرچ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ حق مہر میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ الامۃ: مریم صدیقہ نشان انگوٹھا
گواہ شد: سلطان احمد انسپکٹر بیت المال۔
گواہ شد: غلام محمد واچ میکر۔

وصیت ۱۳۳۷۲: زبیدہ بیگم زوجہ میاں محمد شریف صاحب قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن تونیکی ڈاکخانہ کاموںکی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت ایک عدد سیکنڈ ہینڈ سلائی کی مشین کے کوئی نہیں۔ اور اس کی قیمت مبلغ -/۱۰۰ روپیہ اندازاً ہوگی۔ اس کے میں ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر میں وصول کرکے خرچ کرچکی ہوں۔ سلائی سے تقریباً چھ سات روپیہ ماہوار آمد ہوتی ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔
الامۃ: زبیدہ بیگم زوجہ محمد شریف۔ گواہ شد سلطان احمد انسپکٹر بیت المال گواہ شد: محمد شریف خاوند موصیہ بقلم خود

وصیت ۱۳۳۷۱: محمد شریف ولد محمد عظیم صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن تونیکی ڈاکخانہ کاموںکی ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت نقد مبلغ دو صد روپیہ ہے۔ اور ایک عدد مستعمل سائیکل قیمتی یکصد روپیہ کا ہے۔ لیکن میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو تقریباً چالیس روپیہ ماہوار ہے۔ اور یہ ملازمت عارضی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ بعد میں پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد: محمد شریف سکنہ تونیکی ڈاکخانہ کاموںکی تحصیل وضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد محمد اکمل موصی ۱۷۹ آبادی حاکم رائے متصل منزل گوجرانوالہ
گواہ شد: سلطان احمد موصی ۶۷۶ انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ

درخواست دعا: میری لڑکی مبشرہ نسرین کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے آجکل زیادہ بیمار ہے احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ (رسالدار ضیاء اللہ خان ڈرگ روڈ کراچی)

(بقیہ صفحہ ۳)

بجٹ کا ۱۰ فیصدی حصہ کوریا کے ۴۰ لاکھ سے زیادہ باشندے بے خانماں ہو کر افلاس اور تباہ حالی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ تازہ رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ہزاروں فوجی اور شہری ہیضہ اور پلیگ سے مر رہے ہیں۔

یہ صرف اس ٹریجڈی کا ایک حصہ ہے۔ ان اعداد و شمار میں وہ لاکھوں باشندے اور طرفین کی فوجوں کے سپاہی شامل نہیں۔ جو موت اور زندگی کی کشمکش میں فضول وقت گنوا رہے ہیں۔

کوریا نے اس جنگ میں جو نقصان اٹھایا ہے۔ وہ ان نقصانات سے کہیں زیادہ ہے جو امریکہ کو اب تک تمام جنگوں میں اٹھانا پڑا ہے۔ دوسری جنگ میں روس، جرمنی اور پولینڈ کا مشترکہ نقصان بھی اتنا نہیں تھا۔

اب تک ۱۹ ہزار امریکی ہلاک ۷۷ ہزار زخمی اور ۱۲ سو گرفتار ہو چکے ہیں۔ جنوبی کوریا کے ۲ لاکھ ہلاک زخمی یا لاپتہ ہیں دوسرے اتحادی ملکوں کے دس ہزار ہلاک زخمی اور لاپتہ بتائے جاتے ہیں۔

دوسری طرف

محکمہ دفاع کے اندازہ کے مطابق اشتراکیوں کا نقصان سوا تیرہ لاکھ اشخاص لگایا گیا ہے۔ شمالی کوریا میں شہری باشندوں کے نقصان کا اندازہ ۱۵ لاکھ ہے۔ جنوبی کوریا میں شہریوں کے نقصان کا اندازہ ۲ لاکھ سے بھی زیادہ لگایا گیا ہے

جانی اور مالی نقصان کے علاوہ کوریا کے باشندوں کے لئے جنگ نے رہائشی تعلیمی اور صحت کی بے پناہ مشکلات پیدا کر دی ہیں۔" (نوائے وقت ۶ مئی)

چندہ جات لازمی ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں

نظارت بیت المال کی طرف سے یہ مستقل ہدایت ہے کہ ہر ماہ کا چندہ ۲۰ تاریخ تک ربوہ پہنچ جائے۔ مگر ایک عرصہ سے عہدہ داران مال اس ہدایت کی طرف کما حقہ توجہ نہیں فرما رہے۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا عہدہ داران کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اس ہدایت کی پابندی فرمائیں اور تمام رقوم مرکزی ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ناظر بیت المال

(بقیہ صفحہ)

فقہاء نے ایک مرتبہ تین طلاق دینے کو جائز رکھا ہے۔ لیکن اس میں یہ رعایت رکھی گئی ہے کہ عدت کے بعد اگر خاوند رجوع کرنا چاہے۔ تو وہ عورت اس خاوند سے نکاح کر سکتی ہے اور دوسرے شخص سے بھی کر سکتی ہے

سوال:۔ جب تین طلاقیں ہو جائیں تو کیا پہلا خاوند پھر بھی نکاح کر سکتا ہے۔

جواب:۔ جب تین طلاق واقع ہو جائیں تو پہلا خاوند اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا۔ جب تک کسی دوسرے سے وہ نکاح نہ کر لے۔ اور پھر وہ خاوند اسکو طلاق دے دیوے۔ مگر عمداً اسلئے نہ دے کہ پہلا خاوند اس سے نکاح کرے اس کا نام حلالہ ہے اور یہ حرام ہے۔ ہاں اگر ایسے اسباب پیش آجائیں۔ کہ وہ دوسرا شخص اس عورت کو طلاق دے دیوے۔ تو وہ پہلے شخص سے شادی کر سکتی ہے۔ لیکن اگر ایک ہی مرتبہ تین طلاق دی دی جائیں تو پھر عدت گذرنے کے بعد وہی خاوند نکاح کرنا چاہے۔ تو وہ نکاح کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس کی یہ طلاق شرعی طلاق پر نہیں دی گئی۔ جس میں تین ماہ کی عدت مقرر ہے اور اس میں حکمت یہ ہے کہ ہر ایک اپنے نفع و نقصان کو سمجھ لے۔ دو طلاق دے کر اگر تیسری نہیں دی اور عدت گذر گئی ہے۔ تب بھی رجوع ہو سکتا ہے۔

(البدر ۲۴ر اپریل سنہ ۱۹۰۳ء)

اعلان دار القضاء

مکرم خالد اشرف صاحب ایم۔ ایس سی سٹوڈنٹ ۵ یونیورسٹی پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد چوہدری غلام حسین صاحب ساکن جہلم وفات پا چکے ہیں۔ ان کی ایک کنال اراضی قطعہ عـ۶ واقعہ محلہ ص ربوہ مرحوم کی بیوی و ان کے تین لڑکوں اور تین لڑکیوں کے نام منتقل کی جائے لہذا بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر یہ زمین سائلان کے نام منتقل ہونے پر کسی کو اعتراض ہو۔ تو پندرہ دن تک دفتر ہذا میں اطلاع دے۔ اس کے بعد فیصلہ کر دیا جائے گا۔

(ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

انتقال اراضی ربوہ دار الہجرت اعلان عـ۹

اراضی ربوہ کے متعلق مندرجہ ذیل انتقال لینز کے بارے میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی دوست کو اس انتقال کے متعلق کسی قسم کا اعتراض ہو۔ تو اعلان ہذا کی تاریخ اشاعت سے ۱۵ دن کے اندر اندر دفتر ہذا کو بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک مطلع فرمائیں۔ ورنہ بعد میں کوئی شکایت نہیں سنی جائیگی۔

نمبر شمار	قطعہ محلہ بلاک	رقبہ مرلے	رقبہ کنال	حاصل کردہ	انتقال بنام
۳۵	قطعہ عـ۱۰ بلاک عـ۱۳ محلہ دار الیمن ربوہ	-	۱	مقاطعہ عـ۱۱۵۵ محمد انور صاحب ولد حضرت بخش صاحب آف سیوہ والی ضلع سیالکوٹ حال ملازم ٹی۔ اے۔ برانچ این۔ ڈبلیو۔ آر ایل پی کوچنگ سب سیکشن لاہور	خلیفہ عبد الرحیم صاحب ولد خلیفہ نور الدین صاحب مرحوم آف جموں

(اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

بار برداری کے خچروں کی خرید

(اخبارات میں ہمارے گذشتہ اشتہار کے حوالہ سے)

مندرجہ ذیل مراکز میں ان کے سامنے درج شدہ تاریخوں پر ۸ بجے صبح بار برداری کے خچر خریدے جائیں گے۔

۱۔ لائلپور ۱۷ مئی ۵۲ کو ریس کورس میں (گھوڑ دوڑ کے میدان میں)
۲۔ سرگودہا ۲۰ مئی ۵۲ کو ہارس شو گراؤنڈ میں (گھوڑوں کی نمائش کے میدان میں)
۳۔ پشاور ۲۳ مئی ۵۲ کو منڈی کے میدان میں
۴۔ راولپنڈی ۲۷ مئی ۵۲ کو دوڑ کے میدان میں
۵۔ لاہور ۲۹ مئی ۵۲ کو ملٹری ویٹرنری ہسپتال آر۔ اے بازار لاہور میں

جملہ تاجروں سے اپنے خچر بغرض خرید مندرجہ بالا وقت اور تاریخوں پر پیش کرنے کی درخواست ہے۔

دستخط:۔ ڈائریکٹر آف ریماؤنٹس ویٹرنری اینڈ فارمز
جنرل ہیڈ کوارٹرز۔ راولپنڈی

اعلان نکاح: عزیزہ امۃ الحفیظ سلمہا اللہ تعالیٰ کا نکاح عزیزم محمد یحییٰ صاحب مقبول ولد میاں اللہ بخش صاحب آف جھنگ کے ساتھ مولوی محمد حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان نے مبلغ ایکہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۶؍۴؍۵۲ کو پڑھا۔ جملہ احباب جماعت و درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت کرے
(خاکسار راجہ چوہدری شاہ محمد خان کھیوانہ ضلع جھنگ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے شاندار نتائج

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

منور احمد ۷۴۶ اول
سعید احمد خان رحمانی ۷۳۶ دوم
محمد برکات الٰہی جنجوعہ ۷۲۶ سوم
عبد الغفور زاہد ۷۲۵ چہارم

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر
۲۰۲۰۸	مختار احمد	۵۹۴
۲۰۲۰۹	عبد الحفیظ تبسم	۴۸۱
۲۰۲۱۲	حمید احمد	۴۵۰
۲۰۲۱۳	ظفر احمد سہگل نعیم	۳۸۵
۰۲۱۵	مقبول احمد صابر	۴۵۱
۲۰۲۱۷	محمد رفیق طاہر	۳۰۶
۲۰۲۱۸	بشیر احمد	۴۰۵
۲۰۲۱۹	عبد الرشید اختر	۴۲۶
۲۰۲۲۰	عنایت اللہ خان	۶۵۱
۲۰۲۲۱	محمد امان الحق خالد	۴۸۵
۲۰۲۲۲	راجہ محمد یونس نسیم	۴۸۶
۲۰۲۲۴	محمد ہادی	۳۹۸
۲۰۲۲۵	حمید احمد صوفی	۵۸۳
۲۰۲۲۶	مسعود احمد	۲۸۰
۲۰۲۲۷	محمد بشیر احمد چودھری	۳۶۵
۲۰۲۲۸	عبد القادر	۴۲۹
۲۰۲۲۹	رشید احمد	۵۶۷
۲۰۲۳۰	سعید احمد آزاد	۵۰۷
۲۰۲۳۲	رمضان احمد ظفر	۳۶۲
۲۰۲۳۳	محمد یعقوب	۴۱۷
۲۰۲۳۵	محمد رشید الدین	۳۹۶
۲۰۲۳۷	بشیر احمد اختر	۴۹۲
۲۰۲۳۸	نسیم احمد قریشی قاری	۴۱۲
۲۰۲۳۹	اختر علی	۵۳۹
۲۰۲۴۱	مقصود احمد شمیم	۴۵۶
۲۰۲۴۲	ایم فیروز الدین انور	۴۱۰
۲۰۲۴۳	محمد انور	۶۱۳
۲۰۲۴۴	محمد برکات الٰہی جنجوعہ	۷۲۶
۲۰۲۴۵	محمد افضل سیم	۳۴۷
۲۰۲۴۷	الطاف خان	۴۱۵
۲۰۲۴۸	عبد المجید	۵۳۶
۲۰۲۴۹	عبد المنان	۳۸۴
۲۰۲۵۰	مسعود احمد قریشی	۵۳۴
۲۰۲۵۱	عبد المجید خان	۳۹۹
۲۰۲۵۲	منیر احمد	۴۲۹
۲۰۲۵۳	حامد احمد خان	۴۸۳
۲۰۲۵۶	مرزا خورشید الٰہی	۴۷۵
۲۰۲۵۷	نصیر احمد خان نسیم	۴۵۵
۲۰۲۵۸	سعید احمد	۴۴۷
۲۰۲۶۱	رشید احمد اختر	۴۳۴
۲۰۲۶۲	مبشر احمد باجوہ	۴۷۶
۲۰۲۶۳	سردار حمید احمد	۴۱۰
۲۰۲۶۴	سعید احمد خان رحمانی	۷۳۶
۲۰۲۶۵	عبد الغفور زاہد	۷۲۵
۲۰۲۶۶	منور احمد	۷۴۶
۲۰۲۶۸	اعجاز احمد قادری	۲۷۹
۲۰۲۶۹	ادریس احمد شاہ	۴۹۱
۲۰۲۷۱	جلال الدین احمد	۳۶۴
۲۰۲۷۲	منور احمد پردیسی	۴۳۷
۲۰۲۷۳	ملک منظر احمد جاوید	۵۳۷
۲۰۲۷۵	منیر احمد خان	۴۸۴
۲۰۲۷۶	نذیر احمد شاد	۴۲۰
۲۰۲۷۷	محمد افضل خان ترکی	۳۳۶
۲۰۲۷۸	عاشق حسین	۲۹۴
۲۰۲۸۰	گلزار احمد	۴۳۲
۲۰۲۸۱	چوہدری منور احمد	۴۲۳
۲۰۲۸۲	منور احمد ارشد	۳۳۹
۲۰۲۸۳	محمد اکرم خالد	۵۴۵
۲۰۲۸۴	طالب حسین خان	۴۹۴
۲۰۲۸۶	فضل الرحمٰن نعیم	۵۰۰
۲۰۲۸۷	رحمت اللہ خان ہیرو	۳۹۹
۲۰۲۹۰	محمد سعید	۳۵۷
۲۰۲۹۱	احمد حسن اکمل	۴۲۴
۲۰۲۹۲	مخدوم علی شاہ	۴۴۹
۲۰۲۹۳	ملک نثار احمد پرویز	۳۹۲

شامل ہونے والے طلباء کی تعداد ۸۶
کامیاب ہونے والے طلباء ۶۵
نتیجہ ۷۵.۵۸ فیصدی

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ (جھنگ)

نسیم ۵۳۶ اول
سعیدہ ۵۲۲ دوم
رشیدہ کشور ۵۱۲ سوم
سیدہ امۃ الرفیق ۵۱۱ چہارم

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر
۱۲۴۸۹	طیبہ شہناز	۴۴۱
۱۲۴۹۰	سعیدہ	۵۲۲
۱۲۴۹۱	امۃ اللطیف	۴۴۷
۱۲۴۹۳	رضیہ خانم	۴۲۰
۱۲۴۹۴	سیدہ امۃ الرفیق	۵۱۱
۱۲۴۹۶	رشیدہ کشور	۵۱۲
۱۲۴۹۸	نسیم	۵۳۶
۱۲۴۹۹	بشریٰ	۴۴۹
۱۲۵۰۰	سعیدہ بیگم	۴۳۵

امتحان میں شامل ہونے والی طالبات کی تعداد ۱۲
کامیاب ہونے والی طالبات ۹
نتیجہ ۷۵ فیصدی

تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر
۳۰۸۱۷	غلام احمد اصغر	۳۱۰
۳۰۸۲۴	عنایت اللہ صابر	۳۱۳
۳۰۸۳۲	محمد لطیف	۳۷۵
۳۰۸۳۳	جان محمد	۳۴۹
۳۰۸۳۶	محمد لطیف شاہد	۴۶۹
۳۰۸۳۷	محمد انور	۴۵۵
۳۰۸۴۰	ایم اشرف علی خاں	۲۶۸

پرائیویٹ طلباء ضلع جھنگ

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر	
۲۹۳۸	سید سبطین مہدی	۴۰۸	
۲۹۴۰	محمد سعید درد	۵۸۵	
۲۹۴۴	محمود احمد	۵۸۲	
۲۹۴۶	مرزا حنیف احمد	۴۲۲	
۲۹۵۲	مرزا محمد حیات تاثیر	۷۳	(انگریزی)
۲۹۵۳	مسعود حسین خاں	۱۴۶	"
۲۹۵۵	سعید احمد سہگل	۱۱۹	"
۲۹۵۶	قاضی عزیز احمد ناصر	۹۱	"
۲۹۵۷	محمد طفیل منیر	۱۱۱	"
۲۹۵۹	مرزا مشتاق احمد ناصر	۱۴۷	"
۲۹۶۰	محمد افضل قریشی	۱۳۰	"
۲۹۶۱	نور الحق تنویر	۹۵	"
۲۹۶۲	محمد سعید اللہ منہاس	۷۵	"
۲۹۶۳	محمد شفیع اشرف	۱۱۸	"
۲۹۶۴	خلیل احمد اختر	۱۰۷	"
۲۹۶۵	عبد الرحیم نیر	۱۴۳	"
۲۹۶۶	سعید احمد اطہر	۱۰۹	"
۲۹۶۷	عبد العزیز	۱۳۰	"
۲۹۶۹	احمد یار	۳۳۵	
۲۹۷۰	محمد فرید	۳۴۸	
۲۹۷۲	محمد علی	۳۴۳	
۲۹۷۴	محمد اسلم	۵۷۸	
۲۹۸۰	غلام محمد خاں	۲۶۵	
۲۹۸۸	گل محمد	۳۳۷	
۲۹۸۹	غلام جعفر شاہ	۳۶۵	
۲۹۹۰	محمد سعید	۴۰۹	
۲۹۹۱	غلام فرید	۳۸۸	
۲۹۹۲	ولی محمد	۴۹۸	
۲۹۹۶	محمد رشید	۴۱۴	
۲۹۹۹	غلام مصطفیٰ	۴۳۰	
۳۰۰۳	محمد اشرف خاں	۴۹۲	
۳۰۰۴	مقصود الحسن	۳۷۴	
۳۰۰۵	یعسوب الحسن ہمدانی	۴۴۲	
۳۰۰۹	غلام رسول صابر	۳۷۱	
۳۰۱۱	عبد الرزاق	۱۱۵	(انگریزی)
۳۰۱۲	محمد شریف	۹۶	"
۳۰۱۳	بشیر الدین احمد	۸۱	"
۳۰۱۴	ذو الفقار علی خاں	۶۸	"
۳۰۱۶	الیس نیاز احمد	۱۰۱	"
۳۰۱۹	عمر حیات	۴۱۳	
۳۰۲۰	اصغر علی	۴۰۴	
۳۰۲۱	ظہیر حارث درانی	۴۳۶	
۳۰۲۲	شگفتہ رحیات	۴۵۸	
۳۰۲۳	فرزند علی	۸۵	(انگریزی)

۷۰۰ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے طلباء

اول ۲۰۲۶۶ منور احمد ۷۴۶ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ
۲۶۱۷۴ محمد احسن مبارک ۷۴۶ عام و خاص شیخ الاسلامیہ ہائی سکول ملتان
دوم ۱۹۰۵۴ محمد سلیم ۷۳۹ سی ایم زیڈ ہائی سکول گجرات
سوم ۲۰۲۶۴ سعید احمد خان رحمانی تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ (سابق چنیوٹ)
۴۔ چوہدری دلاور علی بخش ۷۳۳ سنٹرل ماڈل ہائی سکول
محمد جمیل طاہر ۷۳۳ گورنمنٹ ہائی سکول باغبانپورہ
۵۔ عبد الخالق ۷۲۸ "
۶۔ محمد برکات الٰہی جنجوعہ ۷۲۶ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ
۷۔ عبد الغفور زاہد ۷۲۵ "
۸۔ چوہدری محمد حسین ۷۲۳ بٹالہ مسلم ہائی سکول منٹگمری
عقیل احمد ۷۲۳ اسلامیہ ہائی سکول عام خاص باغ ملتان
۹۔ شبیر حسین مجاہد ۷۲۲ سی ایم زیڈ ہائی سکول گجرات
۱۰۔ منظور الحسن ۷۲۰ گورنمنٹ ہائی سکول جہلم
۱۱۔ محمد بشیر ۷۱۹ اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ لاہور
۱۲۔ محمد حیات ۷۱۸ ڈی بی ہائی سکول بھیوال
۱۳۔ حافظ صدیق حسن قریشی ۷۱۳ گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ
۱۴۔ محمد حسین چوہدری ۷۰۹ سی ایم زیڈ ہائی سکول گجرات
۱۵۔ سمیع اللہ خالد ۷۰۸ اسلامیہ ہائی سکول لوئر مال لاہور
۱۶۔ خادم حسین ۷۰۷ گورنمنٹ ہائی سکول جہلم
۱۷۔ سرفراز احمد ۷۰۵ سنٹرل ماڈل ہائی سکول لاہور
۱۸۔ حکیم اللہ خان ۷۰۳ اسلامیہ ہائی سکول لوئر مال لاہور
۱۹۔ عبد الباسط ۷۰۲ سنٹرل ماڈل ہائی سکول لاہور

(اسٹاف رپورٹر)